احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۷۸	ہفتہ - ۲۲ - ذیلقعدہ ۱۴۱۳ھ، ۱۵ ہجرت ۱۳۷۲ ہش، ۱۵ مئی ۱۹۹۳ء	نمبر ۱۱۰

بنی نوع انسان کی خدمت

تم بنی نوع انسان کی خدمت کی آواز بلند کرو اور سیادت کا معاملہ خدا پر رہنے دو۔ تم اگر خدمت کرو گے اور بنی نوع انسان کی خدمت کے نام پر ایک وحدت کی اپیل کرو گے اور سچ کی طرف ان کی رہنمائی کرو گے تو لازماً ساری دنیا کے سردار بن کر ابھرو گے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

دنیا بھر کے احمدی اپنے ممالک کے خیالات کی اصلاح کیلئے ایک مہم جاری کریں

رُوس کے لئے دُعا کریں پھر خدا رُوس کو ایک عظیم طاقت بنا دے۔ یہ دوبارہ ضرور اُبھرے گا

جماعت احمدیہ رُوس کی اقتصادی بحالی کیلئے حتی المقدور کوشش کرے

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایّدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا فرمودہ خُطبہ جُمعہ جو ۱۵- صلح ۱۳۷۲ ہش (۱۵- جنوری ۱۹۹۳ء) کو بیت الفضل لندن سے مواصلاتی رابطے کے ذریعہ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا

یہ خطبہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

افراد جماعت احمدیہ کی باہمی محبت

"جب سے ٹیلی ویژن کے ذریعہ جماعت احمدیہ عالمگیر سے رابطہ قائم ہوا ہے جمعہ جو پہلے ہی پیارا لگا کرتا تھا اور بھی زیادہ پیارا لگنے لگ گیا ہے اور یہ صرف میرا حال نہیں۔ سب دنیا میں تمام جماعت احمدیہ کے افراد، مردوں، عورتوں، بڑوں، چھوٹوں کا ایک ہی حال ہے۔ کثرت سے ایسے خط مل رہے ہیں جن میں وہ لکھتے ہیں کہ ہمیں تو اب جمعہ کا ایسا انتظار رہنے لگا ہے جیسے پہلے کبھی نہیں تھا۔ یہ تعلق دو طرفہ ہے۔ یکطرفہ نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اس پہلو سے بھی حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی قائم کردہ یہ جماعت بے مثل ہے۔ دنیا کی کوئی جماعت ایسے گہرے دو طرفہ تعلق کی کوئی مثال دنیا میں پیش نہیں کر سکتی اور پھر اتنے وسیع پیمانہ پر کہ پانچ برّاعظموں میں ۱۳۰ سے زائد ملکوں میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جمعہ کے دن (۔) محبت سے بیک وقت احمدی دل دھڑک رہے ہوتے ہیں (۔) للّٰہی محبت کی کچھ اور تشریح بھی ضروری ہے۔ میں جب جمعہ پہ آتا ہوں اور میں اپنی چشمِ تصور سے دیکھ رہا ہوتا ہوں کہ فلاں جگہ احمدی دیکھ رہے ہوں گے۔ فلاں جگہ دیکھ رہے ہوں گے۔ ربوہ میں فلاں فلاں جگہ اس طرح لوگ اکٹھے ہوں گے۔ احمد نگر میں وہ غیر احمدی زمیندار بھی جنہوں نے آنکھیں پھیر لی تھیں اور تعلق توڑ لئے تھے وہ بھی وہاں اکٹھے ہو گئے ہوں گے اور لالی قوم سے اگرچہ بہت تعلقات تھے لیکن آنکھیں پھیرنے میں بھی یہ بڑی ماہر ہے اور ان کی لالی سرخی کی لالی کی طرح ہونٹوں پہ اور گالوں پہ رہتی ہے دل پر اثر نہیں کرتی لیکن اب سنا ہے وہ بھی آنے لگ گئے ہیں اور وہاں ایک بہت غریب سے آدمی لالہ تھے۔ ایک اچھے با اثر انسان کے باپ لیکن خود غریب، وہ تو شاید فوت ہو چکے ہیں لیکن یہ سارے لوگ چشمِ تصور میں سامنے آتے ہیں۔ ہمارا رحماں جو احمد نگر میں میرے فارم پر کام کیا کرتا تھا اس کو بھی کوئی پکڑ کر لائے اور کسی دن دکھائے کیونکہ اس کا ایک دفعہ خط ملا تھا کہ میں تو ترس گیا ہوں آپ ضرور واپس آئیں وہ کافی بوڑھا ہو چکا ہے۔ پھر ایک شاید بابا معراج موچی ہوا کرتے تھے جو لائبریری کے باہر پرے بیٹھا کرتے تھے۔ اُن سے محبت کا بہت دیرینہ تعلق تھا وہاں سے سائیکل پہ جاتا تھا تو ہر دفعہ تو نہیں مگر اکثر روک لیا کرتے تھے اور جب تک مل کر سلام کر کے نہ گزروں وہ ٹیکس ادا کئے بغیر مجھے جانے نہیں دیتے تھے۔ وہ تو اب فوت ہو گئے ہیں لیکن ایسے کئی تھے جو اب اکٹھے ہو رہے ہوں گے اور اس وقت دیکھ رہے ہوں گے تو یہ جو للّٰہی تعلق ہے اس کی کوئی مثال نہیں ہے اور للّٰہی تعلق کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ تعلق جس سے ہو وہاں ٹھہر نہیں جاتا بلکہ خدا کی خاطر ہے آخر خدا تک پہنچتا ہے اسی لئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ کی تعلیم دی ہے جو پیر ہیں اُن سے تو یہ تعلق ہوتا ہے کہ پیر کے پاس پہنچا اور اسی کا ہو رہا لیکن جو محبت اللہ کے لئے ہوتی ہے وہ قبلہ نما رنگ اختیار کر جاتی ہے۔ جس سے پیار ہو تو چونکہ وہ اللہ کی خاطر ہوتا ہے اس لئے وہاں کھڑا نہیں ہو جایا کرتا بلکہ اس سے آگے، اس سے اوپر کے درجہ کے اللہ والوں کی طرف وہ پیار بڑھتا اور پھر اُن سے ہوتا ہوا آخر خدا پر جا کر منتج ہوتا ہے۔ پس وہ محبت جو مجھ سے ہے وہ میری ذات سے نہیں بلکہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی وجہ سے اس زمانہ میں یہ محبت پیدا ہوئی۔ پس مجھ سے آگے سفر کرتی ہے۔ میرے دل پر ایک نقش یا چھوڑ جاتی ہے جو مجھے بہت پیارا ہے لیکن (حضرت بانیٔ سلسلہ) تک یہ پہنچتی ہے (۔) خدا کی امانت تھی اور وہ محبت وہاں سے رخصت ہو کر اپنے پیار کا اظہار پیچھے چھوڑتے ہوئے اللہ کے حضور حاضر ہو جاتی تھی۔ تو (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہمارا لوٹنا ہے) بھی دراصل الحبّ فی اللہ کی ایک تفسیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

ہے۔ پس جماعت احمدیہ کو جو یہ محبت ہے ایسی محبت دنیا میں کسی کو کسی سے نہیں۔ ایک عجیب عالمگیر منظر ہے جس کی کوئی مثال کہیں دکھائی نہیں دیتی اور اسی محبت کو ہم نے انسانوں کو اکٹھا کرنے کے لئے استعمال کرنا ہے۔ اسی کی محبت کے رشتہ میں سب دنیا کے انسانوں کو پالنا ہے۔ یہ ہمارا مقصد اعلیٰ ہے جس کی خاطر ہم پیدا کئے گئے اور اس مقصد کو پورا کئے بغیر جماعت احمدیہ کی تعمیر کی غرض پوری نہیں ہوتی اور یہ (اللہ نے چاہا تو) ہو کر رہے گا۔ پس محبتوں کو پھیلاتے رہیں اور للّٰہی محبتوں کو پھیلاتے رہیں۔

خطبوں کی حاضری بڑھانے کی کوششیں کرتے رہیں

اس ضمن میں میں خصوصیت سے اہل ربوہ اور پاکستان کے ان دیہات کو جن کے متعلق رپورٹیں مل رہی ہیں کہ دن بدن شوق بڑھ رہے ہیں اور ذاتی انٹینا بھی لگ رہے ہیں اور جماعتی بھی لگ رہے ہیں ایسے لوگ جنہوں نے مقامی خطبہ جمعہ بھی چھوڑ دیئے تھے وہ دوڑ دوڑ کر آتے ہیں اور وہ جو احمدیت کے کنارے تک پہنچ گئے تھے وہ تیزی سے مرکز کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جب یہ رپورٹیں ملتی ہیں تو میرا دل چاہتا ہے کہ یہ تعلق اور بھی بڑھیں۔ اس لئے میں جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ کثرت سے کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ احمدی خواہ مجبوریہ کی خاطر ہی آجائیں ایک دو دفعہ آجائیں تو پھر اللہ نے چاہا تو وہ یہیں کے ہو رہیں گے پھر واپس نہیں جائیں گے۔ اب بھی ربوہ سے جو رپورٹ مل رہی ہے اس کے مطابق جتنی تعداد میں جمعہ پر پہنچا کرتے تھے اس سے زیادہ تعداد میں اب یہاں آنے لگے ہیں لیکن للّٰہی محبت کی خاطر میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ لوگ جمعہ پر نہ جانا شروع کریں تو میرا دل خوش نہیں ہوگا۔ یہ بھی خطبہ ہے۔ یہ بھی دین کا کام ہے۔ دین سے محبت کی خاطر اگر آئیں اور دین کے فرض سے غافل ہو جائیں تو یہ میرے لئے خوشی کی نہیں بلکہ سخت فکر کی بات ہوگی اور اس میں مخفی شرک کا ایک پہلو مجھے دکھائی دے گا اور واقعۃً اگر ہم اپنے نفوس کا تجزیہ کریں تو اس طرح ہم اپنی نیتوں کو پہچان سکتے ہیں۔ پاک نام پر نیتیں چلتی ہیں لیکن بعض دفعہ بدیاں ساتھ لئے ہوئے ہوتی ہیں۔ پس دنیا میں جہاں بھی کوئی احمدی میری محبت کی خاطر جو آغاز ہے انجام نہیں خدا کی طرف حرکت کی ایک منزل ہے، آخری منزل نہیں اس وجہ سے خطبوں پر آنے شروع ہوئے ہیں اب انکو اپنی للّٰہی محبت ثابت کرنے کی خاطر ہر نیکی کے کام پر لازماً پہنچنا ہوگا۔ جمعہ سے شروع کریں اور پھر پانچ نمازوں پر (بیوت الذکر) میں حاضری دیں تب میرا سینہ ٹھنڈا ہوگا۔ تب یہ ساری عالمگیر جماعت واقعۃً للّٰہی محبت کرنے والی جماعت شمار ہوگی یعنی خدا کے حضور ایک للّٰہی محبت کرنے والی جماعت لکھی جائیگی۔ میں جانتا ہوں انسانوں میں کمزوریاں ہیں۔ مختلف قسم کے درجے ہیں اور نیکی ایک دم دل میں جڑ نہیں پکڑ جایا کرتی۔ بیج اگر اخلاص کے ساتھ بویا جائے اور اس کی آبیاری کی جائے اور نیکی کے بیج کی آبیاری دعاؤں اور آنسوؤں کے ساتھ ہوا کرتی ہے تو پھر نیکی بڑھتی ہے پھلتی ہے، پھولتی ہے اور درخت بنتی ہے جس کی شاخیں بعض دفعہ ایک ایک درخت کی شاخیں عالمگیر ہو جاتی ہیں تو یہ وہ بیج ہے جو اب دلوں میں بوئے جا رہے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) جماعت ان کی آبیاری اپنی دعاؤں سے اور آنسوؤں بھری دعاؤں سے کرے گی۔

ہندوستان اور بوسنیا کے مسلمانوں پر دردناک مظالم

اس کے بعد میں عالم اسلام کے لئے ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ عالم اسلام پر بہت سخت دن ہیں اور ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت کھڑی ہو جاتی ہے۔ ہندوستان پر نظر ڈالیں تو اس طرح ظالمانہ طور پر مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ اور گھروں سے بے گھر کئے جا رہے ہیں۔ لوٹے جا رہے ہیں اور ہر طرح کے مصائب اور مظالم ان پر روا رکھے جا رہے ہیں۔ ایسی دردناک کہانیاں ہیں جو اخباروں سے بہت زیادہ ان آنکھوں دیکھے حالات کی صورت میں مجھ تک پہنچ رہی ہیں جو احمدی خطوں میں بھیج رہے ہیں۔ وہ روئیداد جو انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ کس طرح واقعات ہوئے۔ کس طرح غریبوں کے بچے آگوں میں پھینکے گئے۔ کس طرح تلاش کر کر کے مسلمانوں کو مارا گیا۔ کس طرح ہندوستانی فوج اور پولیس نے کرفیو لگا کر مسلمانوں کو نہتا کیا اور غیروں کو موقعہ دیا کہ وہ حملہ کریں اور گھروں کی نشاندھی کی گئی۔ بہت ہی دردناک اور خطرناک واقعات ہیں جن کو پڑھتے ہوئے روح پگھلتی اور آستانۂ الوہیت پر پانی بن بن کر گرتی ہے اور کچھ پیش نہیں جاتی۔ بے اختیاری کا عالم ہے۔ سوائے دعا کے اور کوئی صورت نہیں ہے کہ ہم ان بھائیوں کی کوئی مدد کر سکیں۔ پھر جب بوسنیا پر نظر پڑتی ہے تو اتنا دردناک منظر ہے کہ یہاں ہندوستان میں تو ۱۱ کروڑ سے بھی زائد مسلمان ہیں اور جیسا کہ حضرت (بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے لکھا تھا کہ اگر سارے ہندوستان کے ہندو مل کر بھی فیصلہ کر لیں کہ ان کو ہندوستان سے ملیا میٹ کر دینا ہے تو نہیں کر سکیں گے۔ یہ ناممکن ہے اتنی بڑی بڑی عظیم قومیں اس طرح مٹا نہیں کرتیں۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ صلح کے ساتھ، محبت کے ساتھ انسانی قدروں کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ رہنا سیکھو۔ تمہارا اپنا فائدہ ہے۔ ملک کا فائدہ ہوگا۔ حضرت اقدس (بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی یہ نصیحت آج سے قریباً ۸۰ برس پہلے یا اس کے لگ بھگ ہوئی کیونکہ یہ آخری پیغام صلح تھا جس میں آپ نے یہ نصیحت فرمائی اور جو آپ کی وفات کے بعد رسالہ کی صورت میں شائع ہوا تو سوال یہ ہے کہ ہندوستان میں تو نہیں مٹائے جا سکتے نہ (اللہ نے چاہا تو) مٹائے جا سکیں گے لیکن بوسنیا میں تو یہ خطرہ بھی لاحق ہوگیا ہے کہ پوری مسلمان قوم کو بوسنیا کے ملک سے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے اور یورپ میں ٹرکی کے ایک کنارے کے علاوہ جو تنہا ایک اسلامی حکومت رہ گئی ہے اس کو یورپ کے نقشے سے مٹا دیا جائے لیکن یہاں بھی آپ اعداد و شمار کی صورت میں جو واقعات اخباروں میں پڑھتے ہیں وہ اور بات ہے اور جو قصے جو بوسنین سناتے ہیں۔ اپنی آنکھوں دیکھے حال بتاتے ہیں ان کو سننا بالکل ایک اور بات ہے سارے یورپ میں جماعت احمدیہ کا بوسنیا کے مہاجروں سے رابطہ ہے اور بڑھ رہا ہے اور اس قدر وہ پیار کے بھوکے ہیں کہ محض محبت کے ساتھ ان سے ملنے جانا ہی ان کے لئے ایک عجیب واقعہ ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ساری انسانیت کے دھتکارے ہوئے لوگ ہیں اور جو واقعات وہ سناتے ہیں اور جس طرح پورے خاندان کے خاندان ختم کئے گئے ہیں اور بعض انتہائی بہیمانہ حرکتیں ماؤں اور باپوں کے سامنے ان کی اولادوں سے کی گئیں۔ وہ ایسی کہانیاں ہیں کہ ان کا کم سے کم میرے لئے تو کچھ دیر سننا بھی ناممکن ہے۔ پڑھنا بھی ناممکن ہے۔ کچھ دیر میں پڑھتا ہوں اور اس کے بعد اعصاب بھنا جاتے ہیں۔ ناممکن ہو جاتا ہے کہ مزید اس بات کو پڑھ سکوں یا جو لوگ واقعات سناتے ہیں ان سے مزید سن سکوں۔ ان کو میں روک دیتا ہوں لیکن ایک ایسی ویڈیو ملی ہے جس کی میں ان لوگوں سے اجازت لے رہا ہوں جن لوگوں نے وہ ویڈیو بنائی ہے۔ اگر وہ ہمیں اجازت دیں تو ہم جماعت کے ذریعہ ساری دنیا میں تمام دنیا کے انسانوں کو وہ ویڈیو دکھائیں اور بتائیں کہ کس قدر خوفناک ظالمانہ کارروائیاں مسلمانوں کے خلاف روا رکھی جا رہی ہیں اور یورپ صرف باتیں کر رہا ہے۔ امریکہ صرف زبانی ہمدردی کے قصے کر رہا ہے۔

ایک طرف یہ عالم ہے۔ دوسری طرف عراق پر جو گزر رہی ہے۔ عراق کے خلاف نہایت ذلت آمیز سلوک یونائیٹڈ نیشنز کے نام پر بار بار ہو رہا ہے۔ اگر اس کا سب سے بڑا جرم قرار دیا جائے تو اس کا ایٹم بم بنانے کی کوشش کرنا ہے اور اسرائیل نے ایٹم بم کے اتنے ہتھیار جمع کر رکھے ہیں اور اتنے خوفناک ہیں کہ ایک وقت میں وہ روس کی عظیم طاقت کو چیلنج کر رہا تھا اور روس کو کہہ رہا تھا کہ اگر تم نے ہمیں ترچھی آنکھ سے دیکھا تو تمہارے سارے بڑے شہر ہمارے نشانے پر ہیں لیکن اس طرف سے آنکھیں بند ہیں۔ اگر کہو کہ عراق نے اپنے علاقے کے باشندے مسلمانوں پر ظلم کئے ہیں۔ شیعوں پر ظلم کئے ہیں یا کردوں پر ظلم کئے ہیں تو سوچنے والی بات یہ ہے کہ ان مسلمانوں کی تمہیں ایسی ہمدردی ہوگئی جن کو مٹا کر ملیا میٹ کرنے کا کوئی وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا اگر کوئی ظلم کئے ہیں تو اس سے بہت زیادہ ظلم دوسری جگہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر ہر قوم اپنے قوموں سے کر رہی ہے اور کرتی چلی جا رہی ہے۔ سارے عالمی نقشے پر نظر ڈال کر دیکھیں۔ اس وقت وقت نہیں ہے مگر مَیں ایک کے بعد دوسری مثال دے سکتا ہوں کہ ایک قوم اپنے ہم قوموں، ایک ملک اپنے ہم وطنوں سے کیا سلوک کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے امریکہ کو ساری دنیا کا تھانیدار بنایا ہے تو پھر ہر جگہ پہنچے لیکن بوسنیا ان کو دکھائی نہیں دے رہا۔ بوسنیا میں بھی تو مسلمان بستے ہیں یا ایک حصہ میں بستے تھے جہاں سے کلیۃً نکالے جا چکے ہیں لیکن اس طرف کوئی توجہ نہیں ہے۔ بار بار جو عشق کودتا ہے تو عراق کے شیعوں کا عشق کودتا ہے اور ان کردوں کا عشق کودتا ہے جو عراق کے علاقے میں ہیں لیکن جو ترکی کے علاقے میں ہیں ان کا کوئی فکر نہیں حالانکہ میں نے خود یہاں برٹش ٹیلی ویژن پر ترکی کے تابع کردوں سے متعلق فلم دیکھی۔ اس فلم کو دیکھنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کیسے کیسے مظالم ان پر کئے گئے ہیں کہ ان کی تہذیب مٹانے کے لئے اور ان کی ایک الگ زندہ حقیقت کو ہمیشہ کیلئے ان کے ذہنوں سے محو کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اپنی زبان تک بولنے کی اجازت نہیں۔ مَیں نہیں جانتا کہ وہ باتیں کس حد تک سچی ہیں لیکن مغربی ذرائع ابلاغ نے خود دنیا کو دکھائی ہیں۔ وہاں بھی تو کرد بستے ہیں۔ ایک کرد سے ایسی محبت اور دوسرے کرد سے ایسی دشمنی؟

اسرائیل کی طرف سے اقوام متحدہ کی قراردادوں کی خلاف ورزی

پھر یونائیٹڈ نیشنز کی خلاف ورزی کا الزام ہے اور بار بار مغرب میں ہر جگہ ٹیلی ویژن پہ آجکل دکھایا جا رہا ہے کہ ہم یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔ یونائیٹڈ نیشنز کے وقار کو ٹھوکر لگی ہے۔ اتنا عظیم ادارہ جو اس شان کے ساتھ اب دوبارہ اُبھرا ہے اگر اس کے ریزولیوشنز کی اسطرح بار بار تحقیر کی جائے تو اس کے وقار کو ٹھوکر لگے گی لیکن صدام باز نہیں آرہا۔ ایک کے بعد دوسری گستاخی، دوسری کے بعد تیسری گستاخی اور اسرائیل نے ۷۴، ایسی گستاخیاں کیں اور ایسے ایسے ریزولیوشنز کو اس نے پاؤں کی ٹھوکر کے ساتھ دھتکارا ہے جیسے کوئی انسان ذلیل کتے کو جوتی کے ساتھ مارتا ہے اور اس نے کہا ہے کہ مجھے تمہاری کوئی بھی پرواہ نہیں ہے۔ کرتے جاؤ ریزولیوشنز، مَیں قبول نہیں کروں گا لیکن یونائیٹڈ نیشنز کی غیرت وہاں نہیں کودی، نہ جاگی، نہ اس میں کوئی حرکت، کوئی تموج پیدا ہوا اور امریکہ ان باتوں کی طرف جانتے ہوئے بھی دھیان نہیں کرتا۔ اس طرف نگاہ ہی نہیں جا رہی۔

انصاف کی حکومت کا تصور رائج کیا جائے

یہ سارے مظالم دن بدن عالم اسلام کو چنگل میں جکڑتے چلے جا رہے ہیں اور بے حسی کا یہ عالم ہے کہ مسلمان لیڈر ان ظالموں کے ساتھ ہیں جو مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ اور کوئی غیرت نہیں ہے جو اُن کے دلوں کو جھنجھوڑے۔ ان کے ضمیر کو بیدار کرے لیکن سوال صرف یہ نہیں ہے۔ سوال عقل کا ہے۔ جہاں غیرت ہے وہاں عقل کا فقدان ہے (۔) مَیں نے اپنے ایک خطبہ میں نصیحت کی تھی کہ اپنے اپنے ملکوں میں اسلامی حکومت اسلامی حکومت کا نام چھوڑو اور اسلام نے انصاف کی حکومت کا جو تصور پیش کیا ہے اس کو پکڑو ورنہ پھر دوسرے ممالک میں ہندو مذہب کی حکومتیں اور عیسائی مذہب کی حکومتیں جب قائم ہونا شروع ہو جائیں گی تو مسلمانوں کو کہیں کوئی جگہ نہیں ملے گی لیکن کوئی توجہ نہیں کی جاتی (۔) مذہب خدا کی طرف سے ہے اور اسلام سب سے زیادہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ تمام مذاہب خدا کی طرف سے ہیں۔ ناممکن ہے کہ مذہب سچا ہو اور مذہب کے نام پر دوسرے انسانوں سے تفریق کی اجازت دے۔ اس لئے جتنے مذاہب ہیں سب نے آغاز پر انسانیت کی تعلیم دی ہے۔ انصاف کی تعلیم دی ہے لیکن مذہب کے نام پر غیر مذاہب سے تعلق رکھنے والے انسانوں کو قتل کرنا، اُن کی عزتیں لوٹنا، ان کی جان مال کو نقصان پہنچانا یہ تو (۔) مذہبی تعلیم ہے ہی نہیں۔ پس مذہب کے نام پر ایسی حکومت جو دوسرے انسان کے حقوق غصب کرنے کی تعلیم دیتی ہو وہ غیر مذہبی، غیر اسلامی، غیر اصلاحی حکومت ہے (۔) پس جہاں بھی آپ مذہب کو غلط سمجھتے ہیں وہ آپ کی سمجھ کا قصور ہے لیکن ایک راہنما اصول ہے جو کبھی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ کبھی لغزش نہیں کھا سکتا۔ اللہ تمام کائنات میں قدرِ واحد ہے جس کے رشتے سے تمام رشتے درست ہو سکتے ہیں۔ اس رشتہ کو اگر نظر انداز کر دیں تو سب رشتوں میں زہر گھولے جائیں اور اس وحدت کا تقاضا یہ ہے کہ عالمی انصاف کی تعلیم دی جائے جو نہ ملکوں کو جانتا ہو۔ نہ مذاہب کو جانتا ہو۔ نہ رنگوں کو جانتا ہو۔ نہ نسلوں کو جانتا ہو۔ تمام دنیا میں قدرِ واحد ہو اور خدائے واحد و یگانہ کے نام پر انصاف کی تعلیم دی جائے اور انصاف کو سمجھا جائے اور اُسے خدا کے نام پر حکومتوں میں نافذ کیا جائے تو یہ ایک ایسی تعلیم ہے جو تمام دنیا کے ہر مذہب کو قابل قبول ہونی چاہیئے۔ کوئی منطقی دلیل، کوئی جذباتی دلیل اس کے خلاف چل ہی نہیں سکتی۔ پس پاکستان میں عدل کی حکومت قائم کریں۔ سعودی عرب میں عدل کی حکومت قائم کریں۔ ایران میں عدل کی حکومت قائم کریں اور پھر دنیا کو اس نام پر اپنی حکومتوں کی، اپنے طرز حکومت کی اصلاح کی دعوت دیں۔ یہ وہ طریق ہے جس کے نتیجہ میں دنیا میں اصلاح ممکن ہے۔ اس کے بغیر تو جو فساد چل پڑے ہیں یہ آگے بڑھیں گے اور چلتے چلے جائیں گے۔ اس ضمن میں مَیں ایک یہ بات سمجھانی چاہتا ہوں کہ مَیں نے یہ جتنی باتیں کہی ہیں ان کے نتیجہ مسلمانوں کے دلوں میں اشتعال پیدا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اشتعال جہالت ہے۔ اشتعال کے نتیجہ میں عقلیں ماری جاتی ہیں۔ وہی ردّ عمل دکھانا چاہیئے جس کی اسلام نے اجازت دی ہے اور اسلامی تعلیم کا حُسن یہ ہے کہ اس میں کوئی تضاد نہیں ہے جیسا کہ خدا کی کائنات میں کوئی تضاد نہیں ویسا ہی خدا کے کلام میں کوئی تضاد نہیں ہے اور تضاد کا نہ ہونا یہ تعلیم کے سچے ہونے کی ایک قطعی نشانی ہے۔ ایک طرف حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ حُبُّ الوطنِ مِنَ الایمانِ: وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔ دوسری طرف ایسے مسائل سامنے آتے ہیں کہ ایک وطن میں دوسرے اہلِ وطن کے خلاف ظلم ہو رہا ہے۔ ایک مذہب دوسرے مذہب پر ظلم کر رہا ہے۔ وہاں آپس کے ان جھگڑوں کا فیصلہ کس اصول پر ہوگا۔ کیا وطن کی محبت کا یہ تقاضا ہوگا کہ ظالموں کا ساتھ دیا جائے یا اگر ظالموں کا ساتھ نہ دیا جائے اور مظلوموں کا دیا جائے تو کیا یہ بات وطن سے غداری کے مترادف ہوگی۔ یہ بڑے گھمبیر مسائل ہیں جو دنیا کے حالات پر نظر ڈالنے سے خودبخود اٹھ کر نظر کے سامنے آتے ہیں اسلام جو یہ کہتا ہے کہ وطن کی محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے تو دیکھنا یہ ہے کہ وہ ان مسائل سے کیسے نپٹتا ہے۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا یہ ارشاد مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس میں ان سب مسائل کی کنجی موجود ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی سے محبت کرو اور اس کی مدد کرو۔ اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا۔ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو خواہ وہ مظلوم ہو۔ اب یہ حصہ سن کر ایک دم انسان کا ضمیر جھنجھوڑا جاتا ہے اور فوراً یہ ردّ عمل پیدا ہوتا ہے کہ ہیں! ظالم کی مدد؟ بھائی کی مدد تو ضروری ہے۔ یہ بات تو سمجھ آجاتی ہے لیکن بھائی ظالم بھی تو ہو سکتا ہے۔ پھر کیا کریں گے۔ ہاں ظالم کی مدد کرو مگر ظالم کی مدد اس کے ظلم کے ہاتھ روک کر کرو۔ کتنی عظیم الشان تعلیم ہے جو عصبیت کی تعلیم کی بجائے اچانک ایک دم عالمگیر ہوتی ہوئی نظر آجاتی ہے۔ پہلا فقرہ سن کر لگتا تھا کہ عصبیت کی تعلیم دی جا رہی ہے جب اس کی تشریح سنی تو یوں لگا کہ یہ تو ایک حیرت انگیز عالمگیر تعلیم ہے اس کے سوا انسانی مسائل کا حل ممکن ہی نہیں ہے۔

امریکہ اور برطانیہ کے احمدیوں کا فرض

میں نے خدا کے فضل سے دنیا کے بہت سے مذاہب کا مطالعہ کیا ہے مگر ایسا خوبصورت موتی مَیں نے کسی اور سمندر میں نہیں پایا۔ ایسا عظیم الشان جوہر ہے جو اپنی چمک میں ایسی تابانی رکھتا ہے کہ کل عالم کو روشن کرنے کی استطاعت رکھتا ہے۔ اس تعلیم کو اگر دنیا میں جاری کیا جائے تو وطن کی محبت سے ٹکرائے بغیر انسان کی خدمت کی جا سکتی ہے اور ظلم کے خلاف احتجاج کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً امریکہ کا احمدی جو اس وقت میری بات کو سن رہا ہے اس سے مَیں یہ کہوں گا کہ اپنی وطن کی محبت کو قربان نہ کرو (۔) اپنے بھائیوں کے ہاتھ ظلم سے روکنے کے لئے (سعی) کرو۔ امریکہ جو غیر قوموں پر ظلم کر رہا ہے اور دن بدن زیادہ رعونت کا مظاہرہ کر رہا ہے اگر تم اپنے وطن سے محبت کرتے ہو تو سب سے پہلے تمہارا فرض ہے کہ تم امریکہ کے ہاتھ روکنے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوشش کرو۔ اگر انگلستان کسی اور ملک پر ظلم کرتا ہے تو انگلستان کے احمدیوں کا فرض ہے اور اوّلین فرض ہے کہ وہ اس ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور اپنے بھائیوں کو بتائیں کہ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ہمارے ملک پر ظلم کا داغ لگے اور اس طرح اُن کے ہاتھ روکنے کی کوشش کریں۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ اگر باہر سے ہزار آوازیں بلند کی جائیں تو امریکہ پر ایسا اثر نہیں پڑ سکتا جیسے امریکہ سے ایک آواز بلند ہونے پر پڑ سکتا ہے کیونکہ وہاں ابھی جمہوری قدریں زندہ ہیں۔ وہاں آواز کی قیمت ہے مگر بیرونی آواز کی نہیں اندرونی آواز کی قیمت ہے۔ بیرونی آواز کی قیمت تو اس وقت ہوا کرتی ہے جب ایک ملک کمزور ہو۔ جب ملک طاقتور ہو جائے کہ طاقت کے نشے میں ہوش گنوا بیٹھے تو باہر کی آواز کی کوئی بھی قدروقیمت باقی نہیں رہا کرتی۔ پھر اندر کی آواز ہی ہے جو کچھ اثر دکھا سکتی ہے۔ پس یہ امرِ واقعہ ہے کہ باہر کی ہزار آوازوں میں وہ طاقت نہیں جو امریکہ کی ایک آواز میں ہے۔ وہاں کے احمدیوں کو چاہئیے کہ سارے ملک میں مہم شروع کر دیں اور اپنے اہلِ وطن کو یہ تضاد کھول کر دکھائیں۔ ان کو کہیں کہ تم نے ہمیں بدنام کر دیا۔ عالم میں ہماری ناک کاٹ دی ہے۔ ہمیں غیر قوموں کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے کی توفیق باقی نہیں رہی۔ اس لئے ہم ان سب پالیسیوں کے خلاف احتجاج کرتے ہیں ورنہ اگر آئندہ ایسی حکومتیں ووٹ لینے کے لئے آئیں گی تو اُن کو ووٹ نہیں دیئے جائیں گے۔ طاقت ملی تھی۔ دنیا کے سامنے نیک کام کرنے کی توفیق ملی تھی اور امریکہ کے نام کی عزت بڑھانے کی توفیق ملی تھی۔ ایک نیا عالمی نظام واقعۃً پیدا کرنے کی توفیق ملی تھی۔ یہ ساری توفیق ملی تھی۔ یہ ساری توفیقیں ظلم کی بھینٹ چڑھا دی گئیں۔ ذاتی تکبر کے نام پر قربان کر دی گئیں۔ کتنا بڑا ظلم ہے۔ پس اس ظلم کے خلاف امریکہ کے احمدی کو احتجاج کرنا چاہئیے۔

اور اسی طرح اور ہندوستان کے (احمدیوں) کو ہندوستانیوں کے ہاتھ ظلم سے روکنے چاہئیں۔ ان کو باقاعدہ ہندوستان کی سطح پر ایک جدوجہد کرنی چاہئیے اور میں آپکو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انسانی قدریں واقعۃً مری نہیں ہیں۔ یہ دب جایا کرتی ہیں۔ شرافت کی آواز کا گلا ہمیشہ کے لئے نہیں گھونٹا گیا۔ شرافت کی آواز اندر اندر ضرور بولتی رہتی ہے۔ اندر کے کان سنتے ہیں لیکن باہر آواز نہیں جایا کرتی۔ ایسا ماحول قائم کرنے کی ضرورت ہے کہ شرافت کو تقویت ملے۔ اس کی حوصلہ افزائی ہو۔ وہ آواز جو انسان اندر سے سنتا ہے وہ باہر کے کان بھی سننے لگیں اور اس کے لئے بعض دفعہ قومی حالات کے بدلنے کے نتیجہ میں شرافت کی جرأتیں جاگ جایا کرتی ہیں۔ بعض دفعہ بلکہ اکثر اوقات اگر بار بار نیکی کی تعلیم دی جائے اور اخبارات میں خطوں کے ذریعہ یا دوسرے مضامین کے ذریعہ یا ریڈیو ٹیلی ویژن پر توفیق ملے تو اس پر اپنے خیالات کے اظہار کے ذریعہ قوم کی آراء پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی جائے۔ اہلِ قوم کے خیالات پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی جائے تو یہ ذریعہ کامیاب ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے چھوٹے چھوٹے نکتے بیان فرمائے ہیں جو حیرت انگیز طور پر وزن رکھنے والے ہیں اور بہت ہی عظیم نکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا (۔) کہ اے محمدؐ! تو نصیحت کرتا چلا جا۔ نصیحت کرتا چلا جا۔ کبھی مایوس نہ ہونا۔ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ (۔) یہ نصیحت ضرور اثر کرکے دکھاتی ہے۔ پس رائے عامہ کو بدلنے کے لئے قومیں جو اربہا ارب ڈالر اور سٹرلنگ بہاتی ہیں اور ان کاموں پر اتنی دولتیں ان کاموں پر صرف کرتی ہیں یہ درحقیقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس نکتہ کا پھیلاؤ ہے۔ ایک قطرے سے بنا ہوا سمندر ہے۔ مگر وہ قطرہ ہے کہ جن دلوں کو وہ سمندر بنانے کے لئے آسمان سے اترا تھا ان دلوں نے اسے قبول نہیں کیا۔ غیروں کے دلوں نے، ایک ایک دل نے اس کو قبول کیا اور دنیا میں اربوں ایسے انسان ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں لیکن انہوں نے اپنی قومی عظمتیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے حاصل کی ہیں اور بحال رکھی ہیں۔ یہ پروپیگنڈا کی دنیا ہے مگر پروپیگنڈا کی دنیا بدنصیبی سے جھوٹے پروپیگنڈا کی دنیا ہے۔ نصیحت تو مانی لیکن غلط کرکے مانی۔ گھونٹ تو پیا لیکن کڑوا کرکے زہر ملا کر پیا۔ ایسا گھونٹ ہے جو بالآخر ان قوموں کو بھی ہلاک کر دے گا۔ غیروں کو اس نے کہاں شفاء بخشی ہے۔

دنیا بھر کے احمدی مہم جاری کریں

مگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحت اگر (۔) پکڑ کر بیٹھ جاتے اور آج بھی وقت ہے کہ اس کو سمجھیں اور اس کے مطابق ایک عام نصیحت کی مہم جاری کریں اور ہر ملک کے باشندے اپنے ملک سے وفا کا اظہار کرتے اور اس ملک کی راؤں اور اس ملک کے خیالات کی اصلاح کی خاطر ایک مہم جاری کریں تو جماعت احمدیہ اس دور میں ایک عظیم الشان خدمت کرنے والی ہوگی جو وطن کی بھی خدمت ہوگی۔ انسانیت کی بھی خدمت ہوگی۔ سچائی اور حق کی خدمت ہوگی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دین کی خدمت ہوگی اور حقیقت یہ ہے کہ اس کے بغیر دنیا درست نہیں ہو سکتی۔ ہم مذکرین کی جماعت ہیں۔ ہم خدائی فوجداروں کی جماعت نہیں ہیں۔ پس تلواریں لے کر دنیا کی اصلاح کا عزم لے کر نکلنے والوں کو ان کا عزم مبارک ہو لیکن میں جانتا ہوں کہ اُن کے خیال میں جو مبارک عزم ہے وہ خدا کی تقدیر کے نزدیک نامسعود اور نامبارک عزم ہے کیونکہ یہ محمد رسول اللہ کا اسوہ نہیں ہے۔ یہ آپ کے دشمنوں کا نسخہ تھا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عالمی اصلاح کا جو نسخہ دیا گیا وہ تو یہی ہے کہ (۔) نصیحت کر اور نصیحت کرتا چلا جا کیونکہ نصیحت ضرور فائدہ پہنچاتی ہے۔ پس تمام عالم کی جماعتوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ نصیحت کریں اور کثرت سے کریں۔

اس سے پہلے ہم نے انگلستان میں تجربہ کرکے دیکھا تھا اور بہت کامیاب ہوا تھا۔ احمدی بچے، عورتیں، احمدی مرد مگر زیادہ تر احمدی خواتین اور بچیوں نے اس میں حصہ لیا اور انگلستان کی رائے عامہ پر اثر انداز ہو کر دکھایا تو احمدی ہر جگہ یہ کام کر سکتے ہیں۔

لیکن اس کے ساتھ میں جو اور اہم تعلیم آپکو دیتا ہوں وہ دعا کی تعلیم ہے۔ دعا ہی ہے جو کمزوروں کی آواز میں طاقت پیدا کر سکتی ہے۔ دعا ایک ایسی طاقت ہے جو ایک تنکے کو شہتیر کی طاقت عطا کر سکتی ہے اور دعا ہی سے قطرے سمندر بنا کرتے ہیں۔ آپ کی نصیحت کے قطرے بیکار جائیں گے اور اردگرد کی پیاسی زمین ان کو جذب کرکے ان کا نشان بھی باقی نہیں چھوڑے گی۔ ہاں اگر دعا کی برکت ان کو حاصل ہوئی تو پھر ضرور سمندر بنیں گے۔ ضرور کل عالم کی پیاس بجھانے کی صلاحیت حاصل کر لیں گے۔ پس دعاؤں کے ذریعہ اپنے ہم وطنوں کی بھی مدد کریں۔ ظالموں کے ہاتھ روک کر مظلوموں کی بھی مدد کریں اور نصیحت کرتے چلے جائیں تاکہ دنیا میں سچ کا بول بالا ہو اور بالآخر انسان کو عقل آ جائے۔

نفرت شیطانی کھیل ہے

دنیا جتنی ترقی کر چکی ہے۔ اتنا ہی انسان جاہل اور بے عقلا ہو چکا ہے۔ بڑا ہی بیوقوف ہے یہ نفرت سے کیسے مزے حاصل کر سکتے ہیں۔ نفرت تو شیطانی کھیل ہے اس کے نتیجہ میں کوئی حقیقی دائمی لذّت مل ہی نہیں سکتی۔ ان کو پتہ ہی نہیں۔ بش صاحب (BUSH) کا اعلان آیا ہے کہ میں چند دن ہوں۔ دیکھنا میں انتقام لیکر چھوڑوں گا۔ کس بات کا انتقام؟ اگر ظلم کا انتقام لینا ہے تو ساری دنیا ظلم سے بھری بیٹھی ہے پھر امریکہ بیٹھے کیا کر رہے ہو۔ نکلو اور ایک ایک ملک سے انتقام لو۔ اب اتنے بڑے ملک کا اتنا عظیم صدر اور کیسی جاہلانہ باتیں کر رہا ہے۔ بیچارہ۔ امریکن احمدیوں کو چاہئیے کہ اس کا ہاتھ بھی ظلم سے روکیں۔ اس کی زبان بھی ظلم سے روکیں۔ اس کو سمجھائیں تو سہی کہ ہمارے بھائی ہم پر یہ ظلم نہ کرو۔ دنیا کے سامنے ہمیں ذلیل اور رسوا نہ کرو۔ انتقام کیسا، کس بناء پر کس برتے پر؟ یہ اسلام کے خلاف عیسائیت کا انتقام ہے یا کسی اور چیز کا؟ اگر عیسائیت کا انتقام ہے تو پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تو انتقام نہ لو۔ آپ نے تو اور تعلیم دی تھی۔ آپ نے تو عالمگیر بخشش کی تعلیم دی تھی آپ نے تو یہ تعلیم دی تھی کہ کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا گال پیش کر دیا کرو تمہیں تو چاہئیے کہ امریکہ کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر صدام کے سامنے پیش کرو کہ یہ ہے ہمارا انتقام جو ہمارے آقا و مولا نے ہمیں سکھایا ہے، بجائے اس کے اس کے حصے بخرے کرنے شروع کرو اور عملاً یہی ہو رہا ہے۔ نقشے بن چکے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقت میں یونائیٹڈ نیشنز کے نام پر جو غیر معمولی غیرتیں دکھائی جارہی ہیں یہ اس لئے ہیں کہ یہ عراق کے نئے نقشے بنارہے ہیں اور مغربی قومیں بحیثیت سیاسی وحدت کے تمام دنیا کا اپنے آپکو مالک سمجھتی ہیں اور ملکیت کے اس تصوّر میں انہوں نے اپنا یہ پیدائشی حق سمجھا ہوا ہے کہ دنیا میں جتنے چاہیں نئے ملک بنائیں جتنے چاہیں پرانے ملک مٹائیں۔ نئے نقشے بنائیں۔ نئی عمارتیں تعمیر کریں یہ ہمارا حق ہے اور کسی اور کو مجال نہیں ہے کہ وہ اس کے مقابل پر احتجاج بھی کرے تو وہ نقشے بنے ہوئے ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ ابھرتے جائیں گے اور ظاہر ہوں گے اس کے بعد دنیا کی حکومتیں ان کو تسلیم کریں گی اور (۔) وہ آگے بڑھ بڑھ کر صاد کریں گی کہ ہاں ہم تسلیم کرتی ہیں۔ ہم یہ نقشہ تسلیم کرتے ہیں۔ اس طرح نئے ملک ابھارے جائیں گے۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے لیکن ساتھ ساتھ ان قوموں کو سوچنا چاہیئے کہ الٰہی تقدیر اپنے طور پر ایک کام کر رہی ہے اور ان چیزوں کے خلاف ردّعمل پیدا ہو رہے ہیں اور یہ ردّعمل بڑھتے چلے جائیں گے اور نفرتوں کے جو بیج بوئے جا رہے ہیں ان سے نفرتوں کی کھیتی ضرور پکے گی اور کل عالم کا انسان جو پہلے ہی بیچارہ مصیبتوں میں مبتلا ہے مزید مصیبتوں میں مبتلا کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ یہ طرزِ عمل جو آج دنیا میں اختیار کیا جا رہا ہے۔ اگر ثابت شدہ ہو کہ یہ ناانصافی پر مبنی ہے۔ حق اور انصاف پر مبنی نہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں دنیا کا امن برباد ہوگا۔ کس طرح ہوگا۔ آج ہوگا یا کل ہوگا۔ یہ باتیں تو ابھی ظاہر ہونگی لیکن میں یہ ایک ایسا قانون بتا رہا ہوں جو سنت اللہ ہے کیونکہ عدل کے بغیر دنیا میں انصاف قائم نہیں ہو سکتا۔ یہ خدا کی سنّت ہے جو ہمیشہ سے چلی آرہی ہے۔ کوئی نہیں ہے جو اس سنّت کو تبدیل کر سکے۔ زہر کے بیج بوئے جا رہے ہیں۔ نفرتوں کے بیج بوئے جا رہے ہیں۔ جاپان میں بھی ردّعمل پیدا ہو رہے ہیں۔ جرمنی میں بھی ردّعمل پیدا ہو رہے ہیں۔ دوسرے ممالک میں بھی ردّعمل پیدا ہو رہے ہیں۔ نئی نسلوں کے دلوں سے یہ آواز اٹھ رہی ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ درست نہیں ہے۔ ان کا پروپیگنڈا میڈیا (MEDIA) چاہے اپنی طاقت کی وجہ سے غالب آچکا ہو اور کمزور آوازوں کو اٹھکر باہر نکلنے کی اور سنائی دینے کی اجازت نہ ہو لیکن دلوں میں تو یہ آوازیں پیدا ہو رہی ہیں اور پھر حالات بدل جاتے ہیں۔ یہ حالات ایسے ہی نہیں رہا کرتے۔ قانون قدرت کے خلاف ایک اور بات یہ ہے کہ دنیا میں ایک طاقت کا نقطہ اکیلا نہیں رہ سکتا۔ یہ انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ یہ سائنسی قوانین کے خلاف بات ہے۔ ان لوگوں کو یہ کیسے سمجھایا جائے جو دنیا کی عقل و دانش کی بلندیوں پر کھڑے باقی دنیا کو بیوقوف اور ذلیل سمجھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو عقل و دانش اور علم کی بلندیوں سے بات کر رہے ہیں۔ دنیا کو کیا پتہ عقل کیا ہوتی ہے اور ان کو اتنا بھی نہیں پتہ کہ POLARIZATION (پولرائزیشن) کا جو اصول ہے وہ ایک دائمی اصول ہے اس کو کوئی توڑ نہیں سکتا۔ کوئی کاٹ نہیں سکتا۔ اگر امریکہ نیکی کا پول (POLE) قائم کرتا۔ انصاف کا پول قائم کرتا۔ محبتیں پھیلانے کا POLE قائم کرتا۔ بھوکوں کے پیٹ بھرنے کا اور حقیقت میں غریب انسانیت کی مدد کا POLE قائم کرتا تو اس پول کے مقابل پر لازماً ایسا ہی ایک پول قائم ہو جاتا اور پھر ایک دوسرے سے مسابقت یعنی نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی مسابقت کا ایک دور چل پڑتا۔ ایک طرف امریکہ دنیا کو جیتنے کے لئے نیکیاں کر رہا ہوتا۔ ایک طرف ایک پول جاپان میں پیدا ہو جاتا اور وہ کوشش کرتا۔ پول سے بجلی کا وہ مرکزی نقطہ مراد ہے جو اپنے اردگرد کھینچتا بھی ہے اور اپنے سے بعض طاقتوں کو دفع بھی کرتا ہے تو نیکی کے پول سے مراد یہ ہے کہ اگر ایسا پول ایک طرف قائم ہو تو مدّمقابل ایک پول ضرور بنے گا خواہ اس کا مرکز یورپ بنتا۔ خواہ اس کا مرکز جاپان بنتا یا چین بنتا۔ ایسا پول بننا لازم تھا۔ اب ہم کیا دیکھ رہے ہیں۔ نفرتوں کے نتیجہ میں ایک نفرت کا پول دنیا میں دوسری طرف ضرور ظاہر ہوگا اور وہ پول امریکہ کی نفرت کا پول ہوگا۔ اس کی بنیادیں جاپان میں ڈالی جا چکی ہیں۔ اس کی بنیادیں چین میں قائم کر دی گئی ہیں۔ درمیانی دنیا کے ملکوں میں بھی یہ نفرت دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ یورپ میں بھی اس کی بنیادیں ڈالی جا چکی ہیں۔ یورپ میں بالغ نظر سیاستدانوں کی ایک کھیپ ہے جو سمجھ رہی ہے کہ امریکہ کی اس قسم کی بالادستی دنیا تسلیم نہیں کر سکتی کہ عدل کا خون کر کے امریکہ کے نام کا غلبہ دنیا پر ہو۔ اس وقت صرف مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے کل دوسروں پر بھی ہو سکتا ہے اور ہوگا۔ اس لئے پول بنانے والا جو یہ قصہ ہے اس میں انسان کو خدا نے یہ اختیار دیا ہے کہ چاہے تو نیکی کے پول بنا لو جیسا کہ مسلمانوں کو تعلیم دی کہ (۔) اے محمدؐ رسول اللہ جو کوثر کے مالک ہیں، سب خیرات کے جاری کرنے والے ہیں، ان کے غلامو! ہم تمہیں یہ تعلیم دیتے ہیں کہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کا پول قائم کرو۔ اگر ایسا کروگے تو دنیا میں جگہ جگہ تمہارے مقابلے، تمہاری رقابت کی خاطر ہی لوگ نیکیوں میں آگے بڑھنا شروع کر دیں گے لیکن آج جو پول قائم ہوا ہے یہ نفرتوں کا پول ہے یہ ظلموں کا پول ہے۔ انصاف کا خون کرنے کا پول ہے۔ ایسا پول اب جگہ جگہ بننے کی کوشش کرے گا۔ نفرتیں کمزور ملکوں میں سینوں میں کس گھولیں گی اور بے چینی پیدا کر دیں گی اور جب کبھی پھر عالمی جنگ آئی اس وقت یہ نفرتیں ضرور سر باہر نکالیں گی اور اس وقت امریکہ کو محسوس ہوگا کہ ہم نے آئندہ مستقبل کیلئے کیا آگے بھیجا تھا۔ جاپان میں تو ابھی سے جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک رَو چل پڑی ہے۔ اسی طرح خطرہ ہے خطرہ کیا؟ مجھے تو دکھائی دے رہا ہے کہ روس میں بھی ضرور ایسا ہوگا۔ روس کے لئے میں خصوصیت سے دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ جب ہم روس کہتے ہیں تو ہماری مراد یو۔ ایس۔ ایس۔ آر کی تمام مشترکہ ریاستیں یعنی وہ علاقہ جس میں یہ ریاستیں شامل تھیں یا ان میں سے کچھ کٹ چکی ہیں لیکن کبھی روس سے وابستہ تھیں۔ اس سارے علاقہ کو اردو میں روس ہی کہا جاتا ہے اور بہت سی دوسری قوموں میں بھی یو ایس ایس آر کو روس کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بائیبل میں بھی روس کا ہی محاورہ ہے جو دراصل ان ساری قوموں کی اجتماعی طاقت کے لئے استعمال ہوا تھا۔

روس دوبارہ ابھرے گا

روس کے متعلق میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ خیال دل سے مٹادیں کہ کمزور ہو گیا اور ٹوٹ گیا۔ یہ دوبارہ ضرور ابھرے گا۔ روس کے اندر طاقت کی وہ اکائیاں موجود ہیں جن میں دھائیاں سننے کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ اس وقت آپکو اکائیاں دکھائی دے رہی ہیں لیکن POTENTIALS (مخفیہ صلاحیتوں) میں یہی بات ہوا کرتی ہے کہ POTENTIAL اگر صحیح استعمال ہو تو ایک وقت کے بعد بڑھتا ہے پھولتا پھلتا ہے اور زیادہ ہو جایا کرتا ہے۔ روس میں طاقت کی بڑی بھاری اکائیاں موجود ہیں اور گزشتہ ۷۰ سالہ اقتصادی غلطیوں کے نتیجہ میں روس کو جو نقصان پہنچا تھا یہ دائمی نقصان نہیں ہے۔ روس نے لازماً ایک بڑی طاقت بن کر ابھرنا ہے، خواہ تمام ریاستیں اکٹھی رہ کر ابھریں یا الگ الگ رہ کر بعد ازاں دوبارہ ایک دوسرے کی طرف GRAVITATE کریں اور ایک دوسرے کی طرف جھکیں اور ایک بڑی وسیع پیمانے کی کنفیڈریشن بنالیں لیکن جو بھی ہوگا اس علاقے کی تقدیر میں دیکھ رہا ہوں کہ آئندہ زمانوں میں اس نے دنیا میں ضرور اہم کردار ادا کرنے ہیں۔ اس لئے میں جماعت کو روس کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اس کے لئے بھی دعائیں کریں کیونکہ اس سے پہلے جب ساری دنیا میں روس کا ہوّا پھیلایا جارہا تھا اور مغربی پروپیگنڈا کے ذریعہ اس کو دنیا کی سب سے بڑی انسان دشمن طاقت کے طور پر دکھایا جاتا تھا تو اس وقت بھی یہ روس کا ہی فیض تھا کہ غریب ملکوں کو سانس لینے کی آزادی ملی ہوئی تھی۔ چھوٹے ہو کر بڑوں کو للکارنے کی طاقت تھی۔ یہ توفیق تھی کہ اگر ان پر ظلم ہوں تو دنیا میں علی الاعلان کہیں کہ ہم پر ظلم ہو رہا ہے اور روس کی حمایت کا ہوّا تھا جو بڑی بڑی طاقتوں کو امریکہ کو اور یورپ کی طاقتوں کو اپنے مقام پر رکھتا تھا۔ ان کی مجال نہیں تھی کہ اپنے مقام سے ہٹ کر آگے بڑھ کر کسی پر مزید ظلم کر سکیں۔ ظلم کے ہاتھ جو چل پڑتے تھے اور وہ تیر جو کمانوں سے نکل چکتے تھے ان کو بھی واپس لے لیا جاتا تھا۔ مصر میں کیا ہوا۔ اس کی تاریخ آپ کے سامنے ہے۔ سویز کینال کے جھگڑے کے وقت کیا قصہ ہوا اور بعد میں کیا کاروائیاں ہوئیں۔ ان کی تفصیل بتانے کا تو وقت نہیں لیکن دنیا کے بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد ہوگا اور جن کو یاد نہیں وہ ایک دوسرے سے پوچھ لیں۔ اب مثلاً پاکستان میں ہر ایک کو میں ساری تفصیل تو نہیں بتا سکتا۔ لیکن جمعہ کے بعد باتیں ہونگی تو ایک دوسرے سے پوچھیں کہ کیا ہوا تھا تو وہ آپ کو بتا دیں گے کہ کیا کارروائی ہوئی تھی۔ امریکہ جھک گیا۔ مغرب جھک گیا۔ مجبور ہوگئے اور امریکہ روس سے جھکا اور امریکہ نے خود جھک کر یورپ کو جھکایا اور اسرائیل کو جھکایا اور وہ ظالمانہ کارروائی جو EGYPT کے خلاف کی گئی تھی اسے واپس لینے پر مجبور کر دیا تو یہ واقعات کیوں ہوتے تھے۔ روس کا احسان تھا۔ پس یہ احسان بالارادہ تھا یا حالات کے تقاضوں کے نتیجہ میں خود بخود ظاہر ہورہا تھا لیکن احسان احسان ہی ہے۔ دنیا کو ایک قسم کا امن نصیب تھا۔ وہ امن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اس لئے اپنے اس محسن کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ دعائیں کریں کہ پھر خدا روس کو ایک عظیم طاقت بنا دے لیکن ایسی طاقت بنائے جو اپنے ملک کے باشندوں کے لئے بھی بہتر ثابت ہو اور دنیا کے دوسرے ملکوں کے باشندوں کے لئے بھی بہتر ثابت ہو۔ یہ ایسی طاقت بن کر ابھرے جو اسلام کے اس اصول کو سینے سے لگا کر اٹھے کہ ہم نے عالمی عدل قائم کرنا ہے۔ اور مظلوموں کی حمایت کرنی ہے اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی ہے۔ اس ضمن میں میں نے جو تحریکات پہلے کی ہیں ان میں سے ایک تحریک میں آخر پر آپکو یاد کراتا ہوں اور خطبہ کا بقیہ حصہ جو میرے نوٹس میں ہے وہ (اللہ نے چاہا تو) آئندہ بیان ہوگا۔ میں آپکو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ روس کے نظام کی ناکامی میں صرف اشتراکی فلسفے کو دخل نہیں تھا۔ روس کی طاقت اس لئے ٹوٹی ہے کہ اس نظام کی حفاظت کرنے والے دیانتدار نہیں رہے تھے اور نظام کے لحاظ سے اس کے کئی پہلو ہیں۔ میں اقتصادی پہلو سے بات کر رہا ہوں یعنی نظام کے اقتصادی پہلو کے لحاظ سے اس نظام نے لازماً ناکام ہونا ہی تھا اور جب ایک اقتصادی نظام ناکام ہو اور اس کی بنیادی وجہ نظام چلانے والوں کی بڑھتی ہوئی بددیانتی ہو تو جتنی غربت ملک میں بڑھتی ہے اتنا ہی بددیانتی کا معیار ملک میں اونچا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور اس کی سطح بلند ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ بھی ایک قاعدہ کلیہ ہے جس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ پس روس کے المیہ کا خلاصہ یہ ہے۔

روس کو اقتصادی اور اخلاقی امداد دیں

ہم روس کی دو طرح سے خدمت کر سکتے ہیں۔ ایک اقتصادی بحالی کے ذریعہ جتنی بھی جماعت کو توفیق ہے جماعت روس کے معاملات میں دلچسپی لیکر اور ان کے اقتصادی حالات کو سنبھالنے کے لئے حتی المقدور کوشش کرکے روس کی مدد کر سکتی ہے۔ دوسرا اخلاقی تعلیم کے ذریعہ۔ یہ سمجھا کر کہ آپکی طاقت کا راز آپکی اخلاقی قوت میں ہے۔ اگر آپ اخلاقی طور پر اپنی اصلاح کرلیں اور عالمی نوعیت کے اسلامی اخلاقی اصولوں پر قائم ہو جائیں۔ اسلام منظور ہو یا نہ ہو لیکن اسلام کے اخلاقی اصول عالمی نوعیت کے ہیں۔ وہ مقامی حیثیت کے ہیں ہی نہیں۔ ان کا جغرافیائی حدود سے کوئی تعلق نہیں۔ جو تعلیم ہے عالمی نوعیت کی ہے۔ پس اسلام کا نام تو لیں مگر یہ بتا کر کہ ہم اسلام کی اس تعلیم کی بات کر رہے ہیں جو عالمی نوعیت سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ سب ملکوں پر یکساں اثر کریگی اور ہر ملک کو یکساں قابل قبول ہونی چاہئے۔ یہ سمجھا کر ان کی اخلاقی بہتری کے لئے کوشش کریں ان کی راہنمائی کریں۔ ان کو اخلاقی اصول بتائیں۔

روس میں اچھی بات قبول کرنیکی صلاحیت ہے

میرا تجربہ یہ ہے کہ روس میں اس وقت غیر معمولی طور پر اچھی بات سنکر قبول کرنے کی صلاحیت ہے۔ وہ سچی بات کو سچ ہی مانتے ہیں اور محض مرضی مخالفانہ دباؤ ہو وہ سچ کے مقابل پر کسی دباؤ کو قبول نہیں کرتے۔ احمدیت کا پیغام ہم نے جن علاقوں میں پھیلایا ہے خدا کے فضل کے ساتھ وہاں کا ردّ عمل اتنا صحت مند اور اتنا حیرت انگیز ہے کہ دل حمد سے بھر جاتا ہے اور خدا کے شکر سے آنکھیں بہنے لگتی ہیں۔ ابھی روس سے ایک وفد واپس آیا ہے انکی رپورٹ یہ تھی کہ ہم جہاں جہاں گئے ہیں وہاں احمدیت کے پیغام کو انہوں نے برحق قرار دیا۔ اپنے لئے اچھا مفید جانا اور کھل کر اظہار کیا۔ یہانتک کہ ملک کے نائب پریذیڈنٹ نے باقاعدہ ٹیلی ویژن پر یہ اعلان کروایا کہ یہ احمدیت کا پیغام ہے۔ ہم اس کو قبول کرتے ہیں۔ یہ سچا ہے اور ہم احمدیوں کو کھلے بازوؤں سے دعوت دیتے ہیں کہ آئیں اور اس ملک میں انسانیت کی خدمت کریں اور ساتھ ہی یہ بتایا کہ انہوں نے ہر جگہ اس بات کا ذکر کیا کہ ہم وہ قوم نہیں ہیں جو سعودی یا کسی اور پیسے سے خریدی جائیں۔ ان سعودی کوششوں کے خلاف شدید ردّ عمل ہے کہ جہاں مولویوں کو پیسے دیکر ان کو خریدنے یا مدرسوں کو خریدنے یا مسجدوں کے لئے تعمیری رقم دیکر مسجدوں کے متولی بننے کی کوششیں کی گئی ہیں اور روس کی نفسیات اس وقت صاف بتا رہی ہے کہ وہ بعض اندھیروں سے روشنی میں آرہے ہیں اور بعض روشنیاں جو انہوں نے ان اندھیروں میں خود حاصل کی ہیں اور انسانی تجارب سے کمائی ہیں ان کو اپنے سینے سے لگائے رکھا ہے ان کو نہیں چھوڑا۔ پس یہ وہ نفسیاتی کیفیت ہے۔ جس میں ہر اچھی بات قبول کرنے کی صلاحیت ہے۔ میں نے روس کو مخاطب کرتے ہوئے اوپر تلے تین مضامین لکھے اور اس کا ردّ عمل یہ تھا کہ بعض مضامین سب سے زیادہ وسیع الاشاعت اخباروں نے خود شوق سے شائع کئے۔ اجازت لیکر شائع کئے۔ بعض لوگوں نے وہ مضمون اپنے طور پر کتابی صورت میں شائع کر کے آگے تقسیم کئے۔ بعض ٹیلی ویژنز کے اوپر وہ مضامین سنائے گئے اور ابھی آخری پیغام جو میں نے بھیجا ہے اس کے متعلق بھی مجھے بتایا گیا ہے کہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ یہ پیغام اس سارے ملک میں نشر کیا جائے گا جو خصوصاً مخاطب تھا ویسے تو سارا روس ہی مخاطب ہے یعنی سارا U.S.S.R. تو (اللہ نے چاہا تو) ان لوگوں میں نیکی اور سچائی کو قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ خدمت کے بہت مواقع ہیں دوسرے اقتصادی لحاظ سے وہ سخت بے چینی کی حالت میں ہیں ان کے پاس بہت قدرتی دولتیں ہیں جن کو حقیقت میں صحیح رنگ میں استعمال نہیں کیا گیا اور وہ اسی طرح کھلی پڑی ہوئی ہیں۔ کوئی انسان آئے اور ان سے فائدہ اٹھائے لیکن وہ ڈرتے بھی ہیں کہ کہیں EXPLOITER یعنی کسی کی کمزوری اور غربت سے فائدہ اٹھانے والی امیر قومیں آکر یہ نہ کریں کہ ہمیں اور ہی لوٹ مار کر ہماری دولتیں لوٹ کر باہر ملکوں میں بھیجنا شروع کر دیں۔ اس مشکل کا بہترین حل جماعت احمدیہ ہے جو ہر قسم کے ظلم و تشدد اور لوٹ مار کے بنیادی طور پر مخالف ہے۔ پس میں پھر جماعت کے تاجروں کو دعوت دیتا ہوں کہ ازبکستان، قازقستان، ادھر تاتارستان اور اس قسم کے جتنے علاقے ہیں مسلمانوں کے ان میں جائیں اور کثرت کے ساتھ خود ذاتی دورے کریں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ کتنے مواقع ہیں۔ ان مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔ وہاں کارخانے بنائیں لیکن ایک نیت خدا کے لئے لیکر جائیں کہ ان قوموں کو لوٹنے کی خاطر نہیں جانا۔ زندہ رہنے کے لئے جو کم سے کم منافع کی ضرورت ہے اس پر اکتفا کرتے ہوئے اقتصادیات کی کایا پلٹنی ہے اور اس کے وہاں بہترین مواقع موجود ہیں۔ دیانتداری کے ساتھ قوم کی خدمت کرنی ہے اور اس خدمت کے ساتھ اس کی روحانی خدمت خود بخود ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ دنیا کے مسائل تو بہت ہیں اور سب کا بوجھ ہم اپنے دلوں پر لیتے ہیں لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دل کے صدقے جس میں تمام دنیا کی انسانیت کے دل دھڑک رہے تھے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ رفتہ رفتہ ہمارے دلوں میں بھی ساری انسانیت کے دل دھڑک کر ساری دنیا کی اصلاح کا موجب بنیں گے۔ (اللہ نے چاہا تو۔ سلام)

"تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔"

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : صہ ۸

کرنے پر اجلاس طلب کرلیا ہو تو کیا صدر اسمبلی توڑ سکتے ہیں۔

○ پنجاب کابینہ کے ۱۲ وزیروں ۱۱ مشیروں اور ۵ معاونین خصوصی نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھالیا ہے۔ اس کابینہ میں ۵ سابق وزراء کو تل پایا ہیں، ملک خدابخش ٹوانہ، ملک سلیم اقبال، چوہدری محمد اقبال دیوان عاشق بخاری اور سابق ڈپٹی سپیکر مناظر علی رانجھا شامل ہیں نئے وزراء میں افضل چن، چوہدری اختر، روحیل اصغر، فوزیہ بہرام، سعید قریشی اور محمد طاہر شاہ شامل ہیں۔ معاونین خصوصی میں ریاض فتیانہ، چوہدری محمد فاروق، ملک سرفراز، منظور موہل، اور ارشاد سیٹھی ہیں۔ جبکہ مشیروں میں نصیر الدین سیالوی۔ نعیم اللہ شاہانی، چوہدری محمد حیات، رائے حسن نواز، سردار مراد گادھی۔ چوہدری صداقت علی عبد جوئیہ۔ غلام محمد کھچی۔ سید سجاد حسین بخاری۔ میاں محمود اور میاں طاہر محمود شامل ہیں۔

○ سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ نگران وزیر اعظم نے انتخابات ملتوی ہونے کے بارے میں کوئی بات نہیں کہی۔

○ نگران وزیر اعظم اپنی انتخابی مہم کے پہلے مرحلے میں اپنے آبائی گاؤں روجھان پہنچے یہاں ہزاروں افراد نے ان کا استقبال کیا۔ متعدد جگہوں پر انہوں نے گاڑی روک کر عوام سے حالات دریافت کئے۔ اپنے آبائی قصبے میں مختصر خطاب میں وزیر اعظم نے کہا کہ ان کے مسائل بجلد حل کئے جائیں گے۔ انہوں نے علاقے میں ترقیاتی کاموں کے لئے ایک کروڑ روپے کی گرانٹ دینے کا اعلان کیا۔ آبادی کے مختلف طبقات نے بعد ازاں گروپوں کی صورت میں ان سے ملاقات کی۔

○ بوسنیا کے مسلمان آبادی والے قصبے موستار میں کروٹس اور مسلمانوں میں جنگ بندی کا سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔

○ بوسنیا پر پہلی بار ایف ۱۶ طیاروں نے پرواز کی۔

○ پاکستان کی ہاکی ٹیم نے ہالینڈ میں ورلڈ چیمپئن ہالینڈ کو ایک کے مقابلے میں چار گولوں سے ہرا دیا۔

○ روس نے قبرص کے بارے میں اس برطانوی قرارداد کو ویٹو کر دیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ قبرص میں امن قائم کرنے کے اخراجات سلامتی کونسل کے اراکین مشترکہ طور پر برداشت کریں۔

○ سوڈان میں خانہ جنگی کے نتیجے میں ۳۰ لاکھ افراد قحط سے متاثر ہوئے ہیں حریف گروپوں کی لڑائیوں کے باعث امدادی سامان پہنچانے میں رکاوٹیں حائل ہو رہی ہیں

○ مقبوضہ کشمیر میں دستی بموں کے حملے سے دو بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ بھارتی فوج نے ۵ رہائشی علاقوں کی ناکہ بندی کر کے گھر گھر تلاشی لی۔ گذشتہ روز سرینگر میں سیکرٹریٹ پر راکٹوں کے حملے کے بعد ۳ ہزار ملازمین کام چھوڑ کر چلے گئے تھے

نماز دین کا ستون ہے۔
(نظارت اصلاح وارشاد)

سنہری موقعہ
نہایت باموقعہ رقبہ ۴، ۵، ۸، ۱۰ مرلہ ایک کنال، دو کنال کے پلاٹس۔ سوئی گیس۔ پانی۔ بجلی اور پختہ سڑکوں کی سہولتوں کے ساتھ۔ خواہش مند جلد رابطہ کریں
عزیز احمد خان پراپرٹی مرکز
فون گھر ۴۱۴۳ — ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ

۱۲ فٹ ہیوی ڈیوٹی ڈش اینٹنا مع ریموٹ کنٹرول ونر ریسیور عمدہ پرفارمنس صرف ۱۵،۵۰۰/- روپے میں۔ نیز ہر قسم کی ڈشیں و دیگر سامان ہول سیل میں دستیاب ہے۔
ٹی وی پوائنٹ بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون: ۳۰۸۰۶
فیکس: ۶۱۰۱۷۸

قدیمی — شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
● کراچی: — فون: ۴۱۳۲۵۱
● لاہور: ۱۔D۔۳ گلشن راوی
● ملتان: ۶۸۱۔E شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
● منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
● رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
● ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون: ۵۵۸

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصِر
نیو الرّحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی۔ فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

● ٹیلیویژن ● ریفریجریٹرز ● ڈیپ فریزرز ● واشنگ مشین
● ڈیزرٹ کولرز۔ پنکھے ● ٹی وی اینٹیناز دستیاب ہیں
ٹی وی ٹاؤن نڑوالہ چوک فیصل آباد۔ فون ۲۳۳۲۲

تریاقِ اٹھرا فی ڈبی ۲۰/-
نور کاجل فی شیشی ۵/-
نور نظر اولاد نرینہ کیلئے فی کورس ۶۲۵/-
زدجامِ عشق ۳۰ گولی ۳۰۰/-
اکسیر معدہ ۸/- ۱۵/- ۳۰/-
قندِ شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے ۱۰/-
حبّ سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے ۱۰/-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۳ مئی۔ گرمی دوبارہ بڑھ رہی ہے۔ اگرچہ آج صبح خاصی ٹھنڈ تھی

○ نگران وزیر اعظم میر بلخ شیر مزاری نے کہا ہے کہ اگر سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف برطرفی قبول کر لیں اور رٹ درخواست واپس لے لیں تو ان سے مصالحت ہو سکتی ہے ہمارا ان سے کوئی جھگڑا نہیں۔ وہ قانونی اور آئینی جنگ لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا کہ نگران حکومت میں شامل تمام سیاسی جماعتیں ایک مشترکہ محاذ بنا کر انتخاب لڑیں۔ انہوں نے عام انتخابات کے بارے میں کہا کہ یہ تاثر غلط ہے کہ پریذائیڈنگ آفیسر فوجی افسران ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر اور پیپلز پارٹی کی سیاسی قوت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہمیں ان کا مکمل تعاون حاصل ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے مسٹر افتخار گیلانی نے سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف سے ملاقات کی۔ سابق وزیر اعظم نے ان سے سپریم کورٹ میں رٹ کے بارے میں بے نظیر کی رائے پوچھی اور پوچھا کہ سیاسی یتیموں پر مشتمل قوت کے بیان کا کیا مطلب ہے؟

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی تقاریر میں زیر بحث رٹ پر کوئی تبصرہ نہ کریں۔ نواز شریف کے وکیل کو عدالت نے کہا کہ عوام سے فیصلے لینے سے گریز کیا جائے کیونکہ ایسی باتوں سے عدالت ڈسٹرب ہوتی ہے۔

○ چاروں صوبوں کی طرف سے قومی اقتصادی کونسل کا اجلاس نہ بلانے پر اظہار تشویش کیا گیا ہے۔

○ جنرل آصف نواز کے انتقال کی تحقیقاتی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی گئی ہے۔ یہ رپورٹ دو حصوں میں ہے اور اٹھارہ صفحات پر مشتمل ہے کمیشن نے اپنی رپورٹ کے ساتھ سفارشات بھی دی ہیں۔

○ افغانستان کا دارالحکومت کابل ایک بار پھر راکٹوں کی زد میں آ گیا ہے لڑائی میں سینکڑوں افراد ہلاک و زخمی ہوئے ہیں۔ کابل چھوڑ کر بھاگنے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہے بدھ کے روز کابل پر ۳۰۰ سے زائد راکٹ اور توپ کے گولے گرے۔ حزب اسلامی کے توپچیوں نے ۵ گھنٹے تک شہر کے مختلف آبادی والے علاقوں کو نشانہ بنائے رکھا۔

○ سینٹ میں قومی اسمبلی توڑے جانے کے بارے میں تحریک استحقاق پر بحث کرتے ہوئے سینیٹر حامد رضا گیلانی نے کہا کہ اگر صدر پر غداری اور سازش کا الزام لگایا جائے تو پھر وہ اسمبلی نہ توڑے تو کیا کرے۔

○ امریکہ نے چین کو "حکم" دیا ہے کہ پاکستان کو اسلحہ کی فراہمی کم کر دی جائے۔

○ سپریم کورٹ نے قومی اسمبلی توڑے جانے کے خلاف رٹ کی سماعت کے دوران اپنی آبزرویشن میں کہا ہے کہ اگر صدر نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے تو عدالت مداخلت کرے گی۔ عدالت اس بات کا جائزہ لے گی کہ صدر نے جب اسمبلی توڑی تو کیا اس وقت وفاقی حکومت قانون کے مطابق نہیں چلائی جا سکتی تھی۔ عدالت نے اٹارنی جنرل کو اس اہم قانونی نکتہ کی وضاحت کی ہدایت کی کہ جب سپیکر نے ارکان کی طرف سے ریکوزیشن

باقی ص ۷ پر

حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۱۶/-
۶۰ گرام ۴۸/-

اکسیر اولاد نرینہ
(کورس)
۱۵۰/- روپے

زدجام عشق
خاص
۴۸۰/- روپے

روشن کاجل
۵/- روپے

تریاق معدہ
۱۰/- روپے
۲۰/- روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ
فون: ۶۳۴ ٹیکس: ۵۳۴ - ۲۵۲۴

فخر الیکٹرونکس
الفلک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
فریج - ایرکنڈیشنر - ڈیپ فریزر
واشنگ مشین - سٹیبلائزر
فون نمبر ۲۲۳۳۴۷ - ۲۳۹۳۴۷
۳۵۴۸۷۳

سنہ ۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید اعوان الحکیم ابن حکیم نظام جان
خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ
خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے۔ آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلئے تبدیل کر باقاعدہ ڈاک علاج و دستیاب کر سکتے ہیں

اولاد سے محرومی ○ اولاد نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا
اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی
بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ
برانچیں
محمود آباد نمبر 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس PP. 548179
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان PP. 510564
نارووال مریدکے روڈ چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ
نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906
کوٹھی نمبر 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد
جوہر ٹاؤن سکیم فیز ا بالمقابل مسجد حق مزنگ نیو کیمپس روڈ لاہور
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون 218534-219065

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش اینٹینا
خریدنے کیلئے
قیمت ۱۳۵۰۰/- ڈش ۱۲ فٹ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱ - ہال روڈ - لاہور
فون نیا ۴۲۲۶۵۰۸ - ۳۵۴۲۲
فون پرانا ۳۲۶۵۰۸ - ۶۱۴۲۴

HASHMI ASSOCIATES
(PROPERTY CONSULTANTS)
پاکستان کے خوبصورت اور دلکش شہر اسلام آباد میں رہائشی و کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا اور قابل اعتماد ادارہ۔
ہاشمی ایسوسی ایٹس
پتہ: ۵ مہران پلازہ G-9 مرکز اسلام آباد
فون: ۸۵۲۶۵۹ - ۲۵۳۵۲۶
۲۱۶۵۴۰

بے بی ٹانک
بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑا پن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک۔ قیمت ۱۲/- Rs لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھی رجسٹرڈ)
فون: ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے
بارعایت خریدنے کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور
پر تشریف لائیں
فون: ۲۳۱۶۸۱، ۲۳۱۶۸۰، ۲۲۳۲۰۴